109125 ـ محاسبہ نفس كے شڈول ميں شركت كرنے كا حكم

سوال

بہت سارى مجلسوں ميں ممبران كو مختلف موضوع ميں شركت كى دعوت دى جاتى ہے كہ انعامى مقابلہ ميں شركت كے ليے نام لكھائيں اور مقابلہ كى مدت كے دوران نماز پنجگانہ مسجد ميں ادا كريں اور يہ مقابلہ ان شاء اللہ ايك ہفتہ تك رہے گا اس كو مكمل كرنے كے ليے مقابلہ ميں حصہ لينے والا شخص ايك خاكہ ميں رنگ بھرتا ہے جس كى سات شاخيں ہيں جو ہفتہ كے سات يوم كے قائم مقام ہيں اور ہر شاخ كے پانچ پتے ہيں، جسے كميٹى پوائنٹ كے ليے اور كامياب ہونے والے كے ليے استعمال كرے گى جو نمازوں كى جگہ ہے، جب آپ نماز مسجد ميں ادا كريں تو ايك پتہ ميں سبز رنگ بھر ديں، اور جب نماز باجماعت ادا نہيں كر سكے تو پتہ ميں زرد رنگ بھر ديں، پھل خيرى عمل كے ليے ہے، اور پوائنٹ ميں شمار نہيں ہو گا، اس طرح كے مضامين كا حكم كيا ہے، اور كيا يہ معاملہ بدعت شمار ہو گا ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

مسلمان اپنے رب كى عبادت كتاب عزيز ميں اللہ كے حكم اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى اتباع كرتے ہوئے بجا لاتا ہے، اور جو عبادت ہو وہ بدنے اور اس كے رب عزوجل كے مابين ہے، اس پر لوگوں كے مطلع ہونے كى ضرورت نہيں كہ لوگ اسے ديكھيں كيا كر رہا ہے، اور اس نےكوتاہى كيوں كى ہے ؟

ظاہر يہى ہوتا ہے كہ سوال ميں وارد شدہ فعل اور اس جيسے دوسرے افعال شريعت كے موافق نہيں؛ اس كى كئى وجوہات ہيں:

1 ـ يہ سلف امت كے طريقہ پر نہيں، اور نہ ہى كسى صحابى نے ايسا كيا اور نہ ہى ان كے بعد كسى نے بلكہ يہ اس زمان كى بدعت ہے.

2 ـ مسلمان اپنے رب كے ليے نماز ادا كرتا ہے، اس ليے نماز ادا نہيں كرتا كہ مخلوق اسے انعام سے نوازے.

3 ـ اس طرح كا شڈول ضعيف و كمزور نفس والوں كے ليے كذب و جھوٹ كا دروازہ كھولتا ہے، ان ميں سے كوئى شرم كريگا كہ اس كے مسلمان بھائى اسے كوتاہى كرنے والا ديكھيں، تو اسطرح وہ جھوٹ و كذب ميں پڑ جائيگا.

4 ـ اس مقابلہ ميں شريك ہونے والے ممبران ميں ايك دوسرے سے آگے بڑھنے كى دوڑ ميں شامل ہونا عمل ميں فخر

و تعجب کرنے کا دروازہ کھولےگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

بعض افراد فرضی اور سنت نمازوں کے بارہ میں محاسبہ نفس کرنے کے لیے ایك چارٹ بناتے ہیں، اس چارٹ میں ہر نماز کے آگے دو خانے ایك فرض اور دوسرا سنتوں کے لیے بنایا جاتا ہے اور ہر نماز باجماعت ادا کرنے کی صورت میں اس کے پوائنٹ لکھے جاتے ہیں، اور جب سنت مؤکدہ ادا کرے تو بھی اس کے خانہ میں پوائنٹ لکھتے ہیں، اور اگر ادا نہ کرے تو بھی اس کے خانہ میں پوائنٹ درج کرتے ہیں.

اور ہفتہ مکمل ہونے پر پوائنٹ جمع کیے جاتے ہیں ایك ماہ کے لیے چار چارٹ بنائے جاتے ہیں، یہ لوگ کہتے ہیں کہ اس وسیلہ سے نماز پنجگانہ اور سنت کی ادائیگی پر پابندی ہوتی ہے اس طریقہ کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے ؟

کیا یہ مشروع ہے یا نہیں، اور اس طرح کے چارٹ نشر اور شائع کرنے میں آپ کی رائے کیا ہے، اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" یہ طریقہ مشروع نہیں بلکہ بدعت ہے، اور ہو سکتا ہے اس طرح دل سے اللہ کی بندگی کا معنی و مفہوم ہی خارج ہو جائے اور ساری عبادات روٹینی بن کر رہ جائیں جیسے وہ کہتے ہیں.

صحیحین میں انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو دو ستونوں کے درمیان رسی بندھی ہوئی دیکھی تو آپ نے دریافت فرمایا یہ کیا ہے ؟

انہوں نے جواب دیا: یہ زینب رضی اللہ تعالی عنہا کی رسی ہے جب وہ تھك جاتی ہے یا اکتاہٹ محسوس کرتی ہیں تو اس رسی کو پکڑ لیتی ہیں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اسے کھول دو، تم میں سے کوئی ایك اس وقت تك نماز ادا کرے جب وہ چست ہو، اور جب اکتا جائے یا تھك جائے تو بیٹھ جائے "

پھر ہو سکتا ہے بعض اوقات انسان کو اصل میں غیر افضل اعمال کسی سبب کی بنا پر افضل پیش آ سکتا ہے، اگر وہ

آنے والے کسی مہمان کی خدمت میں لگ جائے اور اس کی ظہر کی سنت مؤکدہ رہ جائیں تو یہ اس کے لیے سنت مؤکدہ کی ادائیگی میں مشغول ہونے سے بہتر ہے.

میں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ عبادت میں چستی کے حصول کے لیے اس طرح کے طریقے اور اسلوب اختیار مت کریں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے اسلوب اختیار کرنے سے بچنے کا کہا ہے، اور اپنی سنت اور سنت خلفاء راشدین کی اتباع و پیروی کرنے کی ترغیب دلائی اور بدعات سے اجتناب کرنے کا حکم دیا ہے، اور بیان کیا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے، چاہے اس بدعت کو ایجاد اور عمل کرنے والے اچھا ہی سمجھتے ہوں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ میں یہ شامل نہ تھا اور نہ ہی خلفاء راشدین اور صحابہ کرام اس طرح کرتے تھے " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (16 / 111).

اور شیخ عبد الرحمن البراک حفظہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ہم چھ دوست ہر پندرہ یوم کے بعد کسی ایك کے گھر جمع ہو کر ایك پروگرام کرتے ہیں جس میں قرآن مجید اور اربعین نووی اور منہاج المسلم پڑھتے ہیں اور گھر والے کی جانب سے کچھ وعظ و نصیحت ہوتی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کےصحابہ کرام کے متعلق حالات پڑھتے ہیں، اس پروگرام کی ابتدا قرآن مجید سے اور اختتام دعا سے ہوتا ہے.

اور اس پروگرام میں یہ بھی شامل ہے کہ ہر ایك نے ایك ورقہ پر کرنا ہوتا جسے ہم نے ایك دوسرے سے آگے نکلنے کا چارٹ کے نام سے موسوم کیا ہے، اس میں قرآن کا ورد اور مسجد میں نماز پنجگانہ کی ادائیگی، اور روزہ، صلہ رحمی شامل ہے، جب ہم اس چارٹ کو پر کرتے ہیں تو اس کے نتائج اچھے نکلتے ہیں، اور جب پر نہ کریں تو نتائج اچھے نہیں ہوتے، بلکہ ہم سے قرآن مجید کی تلاوت میں کوتاہی ہو جاتی ہے، لہذا اس طرح کے چارٹ کا شریعت میں کیا حکم ہے ؟

شیخ کا جواب تھا:

" الحمد للہ:

مجھے ظاہر تو یہی ہوتا ہے کہ یہ چارٹ بنانا اور ایك دوسرے سے آگے بڑھنے کے لیے اس کی شقوں کے مطابق عمل کرنا بدعت ہے؛ کیونکہ یہ آپس میں فخر اور اعجاب عمل پر مشتمل ہے، اور اسی طرح اس میں ایسے عمل کا اظہار بھی پایا جاتا ہے جسے خفیہ رکھنا افضل ہے؛ اس لیے کہ صدقہ اور تلاوت قرآن یا ذکر جیسے عمل خفیہ رکھنا ریاء کاری سے زیادہ دور ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اپنے پروردگار سے دعا کیا کرو گڑ گڑا کر کے بھی اور چپکے چپکے بھی الاعراف (55).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے:

یہ تیرے پروردگار کی اس مہربانی کا ذکر جو اس نے اپنے بندے زکریا پر كي تھی، جبکہ اس نے اپنے رب سے چپکے چپکے دعا کی تھی مریم (2 ـ 3).

اور ان سات بندوں میں سے ايك بندے کے متعلق بھی یہی ہے جسے اللہ تعالی یوم قیامت اپنا سایہ نصیب کرینگے حدیث میں یہ بیان ہوا ہے:

" ايك وہ شخص جو صدقہ کرے اور اسے خفیہ رکھے حتی کہ اس کا بایاں ہاتھ بھی نہ جانے کہ اس کے بائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے "

اس لیے یہ چاہیے کہ ايك دوسرے کو اطاعت و نوافل کی نصیحت کثرت سے کی جائے، اور ہر شخص وہ عمل کرے جو اس کے آسان ومیسر ہو جو اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان ہو، تو اس سے تقوی اور نیکی و بھلائی میں ايك دوسرے کے ساتھ تعاون حاصل ہو گا، اور عمل ایسی اشیاء سے بھی محفوظ و سلامت رہے گا جس سے عمل کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے، یا پھر اس کا اجروثواب کم ہو جاتا ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق دینے والا ہے، اور وہی سیدھی راہ کی راہنمائی کرنے والا ہے. واللہ تعالی اعلم " انتہی

http://www.islamway.com/?iw_s=Fatawa&iw_a=view&fatwa_id=8762

واللہ اعلم .